انکار نہیں کیا گیا ہے کیوں کہ بسا اوقات انسان عقل کی بلندی پر پہنچنے کے باوجود قلبی بصیرت سے محروم رہتا ہے۔

حدیث کے پہلے ٹکڑے میں رسول اللہؐ نے نسلی اوصاف اور وراثتی خصوصیات کی طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ پہلے تشریح گذر چکی ہے پھر فرمایا کہ جو لوگ زمانہ جاہلیت میں (جاہلیت کے معیار کے مطابق) اچھے تھے وہ اسلام میں (اسلامی معیار کے مطابق) اچھے ہیں جب کہ وہ قلبی بصیرت حاصل کریں۔

یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کہ یہ تسلیم کیا جائے کہ تربیت سے قلبی بصیرت حاصل ہونے کے بعد اوصاف و خصوصیات کے استعمال کا رُخ پھر جاتا ہے۔ ان کے مظاہرہ کی شکلیں بدل جاتی ہیں۔

صحابہ کی زندگی میں رسول اللہؐ کی تربیت کا جو اثر ظاہر ہوا تھا وہ اس سے زیادہ کیا تھا کہ ان کی زندگی کا رخ پھر گیا تھا صلاحیتوں اور خاصیتوں کے استعمال کے مواقع بدل گئے تھے۔

حضرت عمرؓ اور حضرت خالدؓ وغیرہ وہی تھے جو اسلام سے پہلے تھے لیکن اسلام لانے کے بعد قوت و بہادری کے استعمال کا میدان بدل گیا تھا، سوچنے سمجھنے کے ڈھنگ میں تبدیلی ہو گئی تھی۔

جسمانی ساخت پر قوت ارادی کی وسعت کی وجہ سے ذہنی ساخت کو قیاس کرنا صحیح نہیں ہے

یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ انسان کی ذہنی ساخت قوت ارادی کی بنا پر جسمانی ساخت سے کہیں زیادہ لچک دار اور جذب و انجذاب کو قبول کرنے والی ہے، اس لئے باطن کو ظاہر پر قیاس کر کے یہ کہنا صحیح نہ ہو گا جب جسمانی تربیت سے جسم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے تو ذہنی تربیت سے ذہن میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہو گی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جسم اپنی سختی اور بے لوچ ہونے کے باوجود جسمانی تربیت سے کسی حد تک سڈول اور خوشنما بن جاتا ہے جسم کے کسی حصہ کو غلط استعمال کرتے رہنے کی وجہ سے وہ حصہ بے ڈول اور اسی قدر بدنما ہو جاتا ہے تو ذہنی اور نفسی تربیت سے ارادہ کے میدان کی وسعت کی وجہ سے نفسی قویٰ کے استعمال کا رُخ پھر جانے، بڑی حد تک جذبات و خیالات پر قابو پالینے اور سیرت کی تشکیل ہو جانے میں کون سی دشواری اور نا ممکن